تذکرہ اسلاف

مولانا محمد حنیف ندوی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر:- مولانا عبدالرشید عراقی
سوہدرہ گوجرانوالہ

ندوۃ العلماء لکھنو برصغیر (پاک و ہند) میں ایک علمی وادبی تعلیمی ادارہ ہے۔ اس کا قیام ۱۳۱۱ھ میں مولانا شبلی نعمانی کے سعی وکوشش سے عمل میں آیا۔ ندوۃ العلماء نے میدان علم و تحقیق میں ایسے یگانہ روز و نابغہ شخصیتیں پیدا کیں۔ جنہوں نے علم وادب اور دین و مذہب میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ جن کا تذکرہ انشاء اللہ العزیز رہتی دنیا تک رہے گا۔ مثلاً: مولانا سید سلیمان ندوی' مولانا عبدالسلام ندوی' مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی' مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی' مولانا حافظ مجیب اللہ ندوی' مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور مولانا محمد حنیف ندوی وغیرہم۔

مولانا محمد حنیف ندوی ایک بلند پایہ عالم دین' خطیب' مفسر قرآن' دانشور' نقاد' فلسفی' مبصر' مصنف' سیاستدان' مورخ' محقق اور مدبر تھے۔

مولانا محمد حنیف ندوی جون ۱۹۰۸ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کا آغاز "مسجد علاؤالدین" گوجرانوالہ سے کیا۔ اس مسجد کے خطیب شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفی مرحوم تھے۔

مولانا محمد حنیف ندوی نے علوم اسلامیہ کی تحصیل ۱۸ سال کی عمر میں مکمل کرلی۔ اس کے بعد مولانا سلفی مرحوم نے مولانا محمد حنیف ندوی کو دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو

> مولانا محمد حنیف ندویؒ نے ندوۃ العلماءؒ میں پانچ سال گزارے اور 1930ء میں فارغ ہوئے۔ کچھ عرصہ دارالمصنفین اعظم گڑھ گزارا پھر اپنے وطن گوجرانوالہ واپس آگئے

میں بھیج دیا اور مولانا سلفی نے ایک سفارشی خط مولانا سید سلیمان ندوی کے نام دیا۔ مولانا سید سلیمان ندوی ان دنوں ندوۃ العلماء کے معتمد تعلیم تھے۔ چنانچہ ۱۹۲۵ء میں مولانا محمد حنیف ندوی لکھنو پہنچے اور ندوۃ العلماء میں داخل ہو گئے۔

> مولانا محمد حنیف ندویؒ کو انگریز کی مخالفت پر گرفتار کرلیا گیا اور 9 ماہ جیل کی قید کاٹنی پڑی۔

مولانا محمد حنیف ندوی نے ندوۃ العلماء میں مختلف علوم اسلامیہ کی تعلیم مولانا عبدالرحمان نگرامی' مولانا حیدر حسن ٹونکی اور مولانا حفیظ اللہ اعظمی سے حاصل کی۔ یہ تینوں علمائے کرام علم وفن کے اعتبار سے یگانہ روزگار تھے اور اپنے علمی تبحر کی وجہ سے علمی دنیا میں ان کا ایک خاص مقام تھا۔

مولانا محمد حنیف نے ندوۃ العلماء میں پانچ سال گزارے اور ۱۹۳۰ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ فراغت کے بعد کچھ عرصہ دارالمصنفین اعظم گڑھ میں گزارے۔ اس کے بعد مولانا محمد حنیف واپس اپنے وطن گوجرانوالہ آگئے۔

مولانا محمد حنیف جب گوجرانوالہ واپس آئے تو وہ دور ہندوستان کی سیاست میں ہنگامہ خیز تھا۔ انگریزی حکومت کی مخالفت اور آزادی وطن کے لئے ملک میں کئی قسم کی تحریکیں جاری تھیں۔ مولانا محمد حنیف ندوی نے بھی ملکی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا اور حکومت کے خلاف تقریریں کرنی شروع کیں اس کا نتیجہ یہ ہو۔ کہ مولانا محمد حنیف کو گرفتار کر لیا گیا اور انھیں ۹ ماہ کی سزا سنائی گئی۔ مولانا محمد حنیف نے ۹ ماہ کی قید جیل میں کاٹی۔

قید سے رہائی کے بعد مولانا محمد

حنیف نے لاہور کو اپنا مسکن بنایا اور مولانا ثناءاللہ امر تسری کے مشورہ سے آپ جامعہ مسجد اہلحدیث (مسجد مبارک) اسلامیہ کالج ریلوے روڈ کے خطیب مقرر ہوئے مسجد کی انتظامیہ نے خطبہ جمعہ کے علاوہ روزانہ بعد از نماز مغرب درس قرآن کو بھی ان کی ڈیوٹی میں شامل کیا۔ مولانا محمد حنیف ندوی کی عمر اس وقت ۲۲ سال تھی۔

مولانا محمد حنیف ندوی نے مسجد مبارک میں درس قرآن میں تین مرتبہ قرآن مجید ختم کیا۔ اور آپ نے 1930ء تا 1949ء تک 18 سال تک خدمت انجام دی اور تین مرتبہ خطبہ جمعہ میں قرآن مجید ختم کیا۔

اس اٹھارہ سال کے عرصہ میں اسلامیہ کالج ریلوے روڈ مدرسہ کے بے شمار اساتذہ میں طلبہ اور لاہور کے بیشتر تعلیم یافتہ حضرات نے آپ سے استفادہ کیا۔

جس دور میں مولانا حنیف ندوی نے مدرسہ میں درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا اس دور میں دو اور علماء کرام کے درس قرآن بہت مشہور تھے۔

ایک مولانا احمد علی مرحوم اور دوسرے مولانا خواجہ عبدالحیٰ فاروقی مرحوم۔ مسجد مبارک میں درس قرآن کے دوران مولانا محمد حنیف نے 1934ء میں "تفسیر سراج البیان: لکھی یہ تفسیر کشمیری بازار لاہور کے ایک پبلشر سراج الدین مرحوم نے شائع کی۔ یہ تفسیر ۵ جلدوں میں ہے۔ اور بہت عمدہ تفسیر ہے۔ خدمت قرآن میں مولانا محمد حنیف ندوی کا ایک اور عالی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے مولانا فتح محمد جالندھری کے ترجمہ قرآن مجید پر نظر ثانی کی۔

صحافت

مولانا محمد حنیف ندوی ایک بلند پائیہ صحافی بھی تھے۔ صحافت کا آغاز آپ نے ماہنامہ "حقیقت اسلام" لاہور سے کیا' اس رسالہ کے مدیر مسئول ماسٹر محمد احسان مرحوم تھے مولانا ندوی کافی عرصہ اسے ایڈٹ کرتے رہے۔

اس کے بعد ادارہ ادبستان لاہور کے مالک ملک محمد رفیق مرحوم نے ایک ماہنامہ "اسلامی زندگی" جاری کیا' مولانا محمد حنیف ندوی کافی عرصہ اس رسالہ کو ایڈٹ کرتے رہے۔

اس کے بعد مولانا محمد حنیف ندوی مولانا عبدالمجید سوہدروی کے ہفت روزہ "مسلمان" میں مولانا ندوی زیادہ عرصہ تک نہ رہ سکے۔

جون ۱۹۴۷ء میں جماعت اہل حدیث گوجرانوالہ نے ہفت روزہ "الاخوان" جاری کیا اور اس کا ایڈیٹر مولانا محمد حنیف ندوی کو بنایا گیا۔ لیکن بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر اس کا ایک ہی پرچہ شائع ہو سکا۔

قیام پاکستان کے بعد حکومت پنجاب نے ایک علمی ادارہ "اسلام کی تعمیر نو" کے نام سے علامہ محمد اسلم (جرمن) کی سربراہی میں قائم کیا۔ اسی ادارہ کا رکن مولانا محمد حنیف ندوی کو بنایا گیا۔ مولانا ندوی کے علاوہ مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی مرحوم بھی اس ادارہ کے رکن تھے۔ یہ ادارہ ایک سال تک قائم رہا۔ سوائے چائے پینے اور گپ شپ کے اس ادارہ نے کوئی کام نہ کیا۔

اگست ۱۹۴۹ء میں جمعیۃ اہل حدیث گوجرانوالہ نے ہفت روزہ "الاعتصام" جاری کیا۔ الاعتصام کا ڈیکلریشن جماعت اہل حدیث کے مشہور عالم مولانا محمد عطاء اللہ حنیف مرحوم و مغفور نے حاصل کیا تھا۔ مولانا محمد حنیف ندوی کو "الاعتصام" کا پہلا ایڈیٹر بنایا گیا اور آپ جون ۱۹۵۲ء تک "الاعتصام" کے ایڈیٹر رہے۔

اس کے بعد مولانا محمد حنیف ندوی ادارہ ثقافت اسلامیہ سے وابستہ ہو گئے اور اپنے انتقال ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء تک ادارہ ثقافت اسلامیہ ہی سے منسلک رہے۔

جمعیۃ اہل حدیث میں مولانا ندوی کا مقام و مرتبہ

جولائی ۱۹۴۸ء میں جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ تو مولانا محمد حنیف ندوی جمعیۃ اہل حدیث سے وابستہ ہوئے اور اس جماعت کو فعال اور منظم بنانے میں مولانا محمد حنیف ندوی کی خدمات قابل قدر ہیں۔ آپ مجلس عاملہ کے رکن تھے۔ اپریل ۱۹۵۵ء میں مرکزی جمعیت اہلحدیث نے ایک "دینی دارالعلوم" قائم کرنے کا فیصلہ کیا تو مولانا ندوی

> اپریل 1955ء کو جب مرکزی جمعیت نے ایک دارالعلوم قائم کرنے کا فیصلہ کیا تو مولانا ندوی نے اس کا نام الجامعۃ السلفیہ تجویز کیا جو آج تک دین اسلام کی اشاعت میں سرگرم ہے۔

نے اس دار العلوم کا نام "الجامعۃ السلفیہ" تجویز کیا۔ الجامعۃ السلفیہ لائل پور (فیصل آباد) میں قائم کیا گیا جو آج تک دین اسلام کی اشاعت اور کتاب و سنت کی نصرت و حمایت میں سرگرم عمل ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی رکنیت

مولانا محمد حنیف ۱۹۷۲ء تا ۱۹۸۲ء تک اسلامی نظریاتی کونسل میں رہے۔ اس دس سال کے عرصہ میں ریٹائرڈ جسٹس حمود الرحمان اور ان کے بعد ریٹائرڈ جسٹس محمد افضل چیمہ کونسل کے چیئرمین رہے۔ یہ دونوں حضرات میں زیر بحث مسائل مولانا ندوی کی رائے کو خاص اہمیت دیتے تھے۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی لکھتے ہیں:

"مولانا محمد حنیف ندوی پہلے اہل حدیث عالم تھے جن کو حکومت نے اہل حدیث کی حیثیت سے اسلامی نظریاتی کونسل کا رکن مقرر کیا اور جنہوں نے کھل کر کونسل میں زیر بحث مسائل کی اپنے مسلک کے مطابق وضاحت کی۔"

خصائص و عادات

مولانا محمد حنیف بڑے خوش مزاج، خوش اطوار اور خوش اخلاق تھے۔ بڑے ملنسار، متواضع اور وضعدار تھے اور اس کے ساتھ ساتھ بڑے خود دار بھی تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم و مغفور سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ اہل حدیث علماء میں مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل السلفی اور مولانا عطاء اللہ حنیف سے بہت زیادہ متاثر اور ان علمائے کرام کے علمی تبحر کے قدردان تھے۔

وفات

مولانا محمد حنیف ندوی نے ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء کو لاہور میں انتقال کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی کے تاثرات

پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی مرحوم جو ایک بلند پایہ ادیب، دانشور، نقاد، مبصر، خطیب اور مقرر اور طبیب حاذق تھے۔ مولانا محمد حنیف ندوی کے انتقال پر فرمایا کہ:

مولانا محمد حنیف ندوی کے انتقال سے جماعت اہل حدیث ایک بلند پایہ عالم دین، مشہور محقق و مورخ اور ادیب سے محروم ہو گئی

> مولانا محمد حنیف ندوی کو "الاعتصام" کا پہلا ایڈیٹر بنایا گیا اور جون 1952ء تک آپ اس ہفت روزہ کے ایڈیٹر رہے۔

ہے۔ مولانا محمد حنیف ندوی ایک بلند پایہ مفسر قرآن تھے۔ ان کی تفسیر "سراج البیان" کا شمار قرآن مجید کی عمدہ تفاسیر میں ہوتا ہے۔ مولانا ندوی علوم اسلامیہ کا بحر ذخار تھے۔ تمام علوم پر ان کی نظر وسیع تھی۔ تفسیر قرآن، حدیث نبوی ﷺ فقہ اور تاریخ پر ان کی نظر گہری تھی، فلسفہ کے تو امام تھے۔ میری طرح مولانا ظفر علی خاں مرحوم کے مرید تھے اور مولانا ظفر علی خاں کی علمی و قومی اور سیاسی خدمات کے قدردان تھے۔ میں اکثر ان سے ملتا رہتا تھا۔ جب بھی ملاقات ہوتی بڑی خندہ پیشانی سے ملتے، خوب خاطر تواضع کرتے اور مجھ سے مولانا ظفر علی خاں کا اشعار سننے کی فرمائش کرتے اور مولانا کے اشعار سن کر بہت محظوظ ہوتے۔

الاعتصام میں ان کے اداریے اور مضامین بڑے معلوماتی ہوتے، سیاسیات ماقرہ پر بڑے دلچسپ انداز میں تبصرہ فرماتے، اس کے علاوہ ان کی تصانیف بھی بڑی معلوماتی اور علم میں اضافہ کا ذریعہ ہیں۔

آخر میں حکیم صاحب مرحوم نے یہ شعر پڑھا۔

مقدور ہوں خاک میں پوچھوں اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کئے

تصانیف

مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم ایک کامیاب مصنف تھے۔ ان کو قرآن و تفسیر، حدیث و سنت، فقہ و اصول فقہ، کلام و منطق، فلسفہ قدیم و جدید، نعت و ادب، تاریخ و سیر پر عبور و استحضار حاصل تھا اور ان تمام موضوعات پر مولانا ندوی مرحوم نے لکھا۔

مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم میں ایک وصف سب سے بڑا تھا کہ آپ نے اپنی تحقیق کے مطابق ہمیشہ کتاب و سنت کو مشعل راہ بنائے رکھا اور یہی ان کا عقیدہ اور اصل سرمایہ حیات تھا۔

مولانا محمد حنیف ندوی کی تصانیف پر مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

تفسیر سراج البیان

تفسیر سراج البیان ۱۹۳۴ء میں لکھی اور ملک سراج الدین تاجر کتب، کشمیری بازار لاہور نے شائع کی۔ مولانا کی یہ تفسیر بیش

(باقی صفحہ 33 پر)